محمد یوسف سجاد

مولانا حبیب الرحمان یزدانی شہیدؒ

آہ ! مولانا حبیب الرحمان یزدانی ہم میں نہ رہے

۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو قلعہ لچھمن سنگھ لاہور کے ایک بم دھماکے نے ہم سے ہماری متاع عزیز چھین لی۔ ناہنجار و نابکار۔ بزدل اور کمینے دشمن کی سازش بظاہر کامیاب ہوگئی۔ لیکن کتاب و سنت کے ان پروانوں کا خون رائیگاں نہ جائے گا۔ اور وہ بدخصال مرنے سے پہلے کئی دفعہ مرنے کی جس اذیت سے دوچار ہورہے ہیں، اس کا اندازہ صرف وہی کرسکتے ہیں جنہوں نے اپنے ضمیر کا خون کرکے ان شیدایانِ دینِ حنیف کے خونِ ناحق سے اپنے دامن کو خون آلود کیا ہے۔

مولانا یزدانی جام شہادت نوش کرگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ جیئے تو دین کے لیے، شہید ہوئے تو دین کے لیے۔ کتنی مبارک ہے ایسی زندگی؟ کتنی باعث رشک ہے ایسی شہادت؟ مرنا تو مسلّم ٹھہرا۔ موت جس سے کسی کو مفر نہیں، تو پھر موت اللہ کے دین کی سرفرازی کے سلسلے میں آئے۔ اور موت بھی شہادت کی۔ تو اس سے بڑھ کر سعادت اور خوش بختی کیا ہوسکتی ہے؟

مولانا یزدانی جماعت اہل حدیث کی ایک جانی پہچانی شخصیت تھے۔ خواص تو خواص، علماء تو علماء، آپ کا نام زبانِ زدِ عوام تھا۔ نام زبان پر، مقام دل کی گہرائیوں میں۔

آپ ایک پرجوش مبلغ۔ گرم گفتار خطیب اور دبنگ مقرر تھے۔ آپ کی للکار باطل شکن اور باطل سوز آپ کی آواز خارا شگاف۔ آپ کی پکار دلوں میں اترتی ہوئی۔ آپ کفر و بدعت کے ایوانوں کے لیے قہر الٰہی تھے تو معاندین اور آئمہ ضلالت کے لیے شمشیر بے نیام، شاید ہی کوئی اہل حدیث فرد آپ کے نام و آواز سے ناآشنا ہوگا۔ ملک گیر شہرت کے حامل عالم دین تھے۔ مصروف ترین خطباء و واعظین میں سے تھے۔ شاید ہی کوئی رات خالی ہو جس میں آپ نے کہیں نہ کہیں خطاب نہ فرمایا ہو۔ فنِ خطابت میں آپ مولانا سید

عبدالغنی شاہ کے شاگرد تھے۔ ان سے انتہائی متاثر ہونے کی بناء پر ان کے اندازِ خطابت کو اپناتے ہوئے تھے۔ اور انہی کی مسندِ خلافت پر جلوہ افروز تھے۔

تقریر میں دیکھو تو جیسے شعلۂ جوالہ بنجی اور دوستانہ محفل میں بیٹھو تو نرم دمِ گفتگو۔ رزمِ حق و باطل میں فولاد، اور حلقۂ یاراں میں بریشم کی طرح نرم۔ یزدانی شہید کے کردار کی خوبیاں تھیں۔ ان کی حجاب میں ملائمتِ کلام دیکھ سن کر یہ یقین نہیں ہوتا تھا کہ یہ وہی مولوی صاحب ہیں جو دورانِ خطاب برسرِ منبر رعد و برق تھے۔ اتنی اونچی آواز میں لگاتار تین تین گھنٹے بولنا آپ ہی کا خاصہ تھا۔ اور لطف یہ کہ حاضرین و سامعین کسی قسم کی اکتاہٹ کا شکار نہ ہوتے۔

ولادت۔

آپ اپریل ۱۹۴۷ء بمطابق جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ میں بمقام "پل شاہدولہ" ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ان دنوں آپ کے والدِ محترم مولانا عبدالحلیم بن حافظ محمد عبداللہ کمبوہ یہاں بطور خطیب خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

خاندانی پس منظر۔

مولانا حبیب الرحمان یزدانی کے بزرگوں میں حافظ عبدالرشید۔ حافظ عبدالغفور۔ حافظ محمد عبداللہ مولانا امیراللہ اور مولانا محمد فاروق کے نام ملتے ہیں۔ آپ کے دادا جان حافظ محمد عبداللہ کو انگریزوں نے تین ماہ تک پشاور جیل میں محبوس رکھا۔ اور آپ کے والدِ محترم بھی بڑی بارعب اور دبنگ آواز کے مالک تھے۔ انگریزوں نے انہیں بھی دو ماہ تک قید میں رکھا۔ انگریز ان کی اس آواز سے اتنے خائف تھے کہ دورانِ قید انہیں کوئی دوائی کھلا کر ان کا گلا خراب کر دیا۔

تعلیم۔

آپ نے مڈل تک رسمی تعلیم گورنمنٹ مڈل سکول سخانہ باجوہ سے حاصل کی۔ دینی تعلیم کے حصول کے لیئے مدرسہ ضیاء القرآن منڈی چشتیاں۔ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ۔ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ نسبت روڈ لاہور میں زیرِ تعلیم رہے۔ اس کے بعد دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور میں

داخل ہوئے۔ اور یہیں سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کے لاہور کے دورانِ قیام ہی آپ کے والد محترم انتقال کر گئے۔

اساتذہ کرام۔

۱۔ شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق
۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبید اللہ
۳۔ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف
۴۔ مولانا بہاؤالدین
۵۔ حافظ محمد بینا بین
۶۔ حافظ عبد الرشید گوہڑوی
۷۔ حافظ ممتاز احمد

آغاز خطابت۔

تحصیلِ علم کے بعد سب سے پہلے آپ حمید پور کلاں ضلع گوجرانوالہ میں خطیب مقرر ہوئے۔ اور یہاں چار سال تک خطبہ جمعہ دیتے رہے۔

کاموں کے میں آمد۔

۱۹۷۲ء میں حضرت مولانا سید عبد الغنی شاہ صاحب خطیب کاموں کے رحلت فرما گئے۔ تو کچھ عرصہ کے لیئے مختلف علماءِ کرام اس مسجد میں خطبہ جمعہ کے لیئے تشریف لاتے رہے۔ راقم الحروف کو بھی یہاں ایک جمعہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مستقل خطابت کے لیئے مقامی جمعیت کی نگہ انتخاب مولانا یزدانی پر پڑی۔ لہٰذا راتوں رات حمید پور کلاں سے سامان کاموں کی لایا گیا اور اس طرح آپ کاموں کی میں مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کے خطیب مقرر ہوئے۔

اسیری وسیاسی خدمات۔

مولانا یزدانی حلقہ کاموں کے میں قومی اتحاد اور پی۔ڈی۔پی (پاکستان جمہوری پارٹی) کے صدر رہے ہیں۔

بھٹو آمریت کے خلاف تحریک میں آپ کو گرفتار کیا گیا۔ اور ایک ماہ تک جھنگ جیل میں قید رہے۔ چودھری قمر اللہ رکن مجلس شوریٰ۔ چودھری حامد ناصر چٹھہ سابق صوبائی وزیر صحت وتعلیم حال سپیکر قومی اسمبلی اور حاجی میاں احمد گوجرانوالہ جیل میں آپ کے ساتھ رہے۔